روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
بدھ 21 جنوری 2015ء 29 ربیع الاول 1436 ہجری 21 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 18

قبولیت دعا کی ایک خوبصورت دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت دعاؤں کے آخر میں قبولیت کیلئے یہ دعا کی۔

اے ہمارے رب! ہماری (قربانیاں اور دعائیں) قبول فرما۔ تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (البقرہ:128)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود واحکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے۔ وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں۔ وہ دو ہی رکعت پڑھ لے، کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے، کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو۔ اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں، لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔ پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے۔ اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ ڈیوڑھی میں آ گیا، تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے؟

پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔ جو ان امور کو مدنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا۔ یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا۔ (ملفوظات جلد دوم ص182)

سٹڈی ان فن لینڈ

سٹڈی ان فن لینڈ (Study in Finland) کے حوالے سے مورخہ 25 جنوری 2015ء کو انصار اللہ پاکستان کے ہال میں نظارت تعلیم ایک معلوماتی سیمینار منعقد کر رہی ہے۔ ایسے طلباء وطالبات جو فن لینڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ ذیل کوائف بذریعہ ای میل بھجوا کر اپنی رجسٹریشن کروالیں۔

1۔ نام 2۔ تعلیم 3۔ فون نمبر 4۔ جماعت حلقہ

Email:seminar@nazarattaleem.org

مزید معلومات کیلئے ان نمبرز پہ رابطہ کریں۔

047-6212473,6215448

(نظارت تعلیم)

☆............☆............☆

فضل عمر ہسپتال میں ہاؤس جاب کی سہولت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں میڈیسن، سرجری، گائنی، پیڈز کے شعبہ جات میں ہاؤس جاب کی سہولت میسر ہے۔ ان شعبہ جات میں پاکستان میڈیکل ڈینٹل کونسل کے مجوزہ عرصہ کے مطابق 3 ماہ سے ایک سال تک Paid House Job کی اجازت ہے۔ ڈاکٹر صاحبان سادہ کاغذ پر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی درخواست اپنے حلقہ کے صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت سے تصدیق کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ ہاؤس جاب حاصل کرنے کیلئے میڈیکل کونسل کی Temporary Registration ہونی ضروری ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ: 047-6215646

موبائل نمبر: 03467244340 پر کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆............☆............☆

ادار یہ

عملی اصلاح کا سب سے پہلا قدم۔ مضبوط قوت ارادی

کینسر کے ایک مریض نے بیماری کو شکست دے کر نئے ریکارڈ بنائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 جنوری 2014ء کو حضرت مصلح موعود کے خطبات کی روشنی میں عملی اصلاح پر ایک معرکۃ الآراء خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں بتایا کہ عملی اصلاح کے لئے یہ 3 چیزیں ضروری ہیں۔

قوت ارادی، صحیح علم اور قوت عملی۔

فرمایا کہ اصلاح کا پہلا قدم اٹھانے کے لئے قوت ارادی کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں حضور نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کی مثال بھی دی کہ کس طرح شراب کے رسیا لوگوں نے ممانعت کا حکم سنتے ہی مٹکے توڑ دیئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کے رفقاء نے آپ کی منشاء معلوم ہوتے ہی حقہ وغیرہ سے توبہ کر لی۔

آج کی نشست میں کینسر کے ایک لاعلاج مریض کی حیرت انگیز داستان اختصار کے ساتھ بیان کرنی ہے جس نے قوت ارادی سے اپنی بیماری کو شکست دی اور نئے ریکارڈ قائم کئے۔ یہ کہانی ڈاکٹر صفدر محمود صاحب کی زبانی سنیے۔

لانس آرم سٹرانگ 1971ء میں پیدا ہوا اور ابھی وہ دو ہی سال کا تھا کہ اس کا باپ اس کی ماں کو چھوڑ کر چلا گیا۔ خود اس کی ماں بھی اس وقت بمشکل انیس (19) برس کی تھی۔ اس نے مختلف جگہوں پر نوکریاں کر کے لانس آرم سٹرانگ کو پالا اور بچپن ہی سے اسے ایتھلیٹ بننے کی تربیت دی۔ وہ خود اسے باقاعدہ ایتھلیٹک مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے لے جاتی اور اس کی حوصلہ افزائی کرتی۔ لانس آرم سٹرانگ نے سائیکلنگ کو اپنے لئے منتخب کیا اور بیس سال کی عمر میں امریکہ کی شوقیہ سائیکلنگ کا چیمپئن بن گیا۔ چار برس کے بعد سارے مقابلے جیت کر وہ سائیکلنگ کا عالمی چیمپئن بن گیا۔ 1996ء میں جب وہ عالمی چیمپئن بن چکا تھا تو ڈاکٹروں نے تشخیص کی کہ اسے کینسر ہے اور یہ کینسر پھیپھڑوں اور دماغ تک پھیل چکا ہے۔ اس موذی مرض کا راز اس وقت کھلا جب آرم سٹرانگ ڈیڑھ سو کلومیٹر سائیکلنگ کے مقابلے جیت چکا تھا، وہ اپنے سائیکل پر پہاڑوں کے دل روند چکا تھا اور صرف اکیس برس کی عمر میں امریکہ کے ہیرو کا درجہ حاصل کر چکا تھا۔

1996ء میں ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق آرم سٹرانگ کے زندہ رہنے کے امکانات چالیس فیصد سے زیادہ نہ تھے۔ کیونکہ سرطان جسم کے اندر خطرناک مقامات تک پھیل چکا تھا۔ ڈاکٹروں کا فیصلہ تھا کہ اب آرم سٹرانگ کبھی سائیکلنگ کے مقابلوں میں حصہ نہیں لے سکے گا اور وہ جسمانی طور پر کسی بھی کھیل کے لئے فٹ نہیں ہوگا۔ جب یہ ساری رپورٹیں آرم سٹرانگ کو دکھائی اور بتائی گئیں تو اس نے بیماری......مہلک اور جان لیوا بیماری......کے سامنے ہار ماننے سے انکار کر دیا اور اعلان کیا کہ وہ ڈٹ کر اور مضبوط قوت ارادی کے ساتھ اس بیماری کا مقابلہ کرے گا اور کھیل کے میدان کی مانند بیماری پر بھی فتح حاصل کرے گا۔ ڈاکٹروں نے آرم سٹرانگ کے ان اعلانات کو محض ایک کھلاڑی کی بڑھک سمجھا۔ ان کا خیال تھا کہ بہت جلد آرم سٹرانگ بیماری کے ہاتھوں نڈھال ہو کر بستر پر لیٹ جائے گا اور یاد ماضی کا اسیر بن کر اپنی فتوحات اور کارناموں کی حسین یادوں میں کھو جائے گا۔ بہرحال 1996ء میں اس کا علاج شروع ہوا اور اس کی کیموتھراپی کی جانے لگی۔ آپ جانتے ہیں کہ کیموتھراپی سے کینسر کا مریض کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جاتا ہے، اکثر اوقات اس کے بال جھڑ جاتے ہیں اور چہرہ زرد پڑ جاتا ہے حتی کہ مریض کو پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن آرم سٹرانگ کی قوت ارادی، بلند حوصلگی، جذبے اور یقین محکم نے رنگ دکھایا اور دو سال کے اندر اندر آرم سٹرانگ نے بیماری کو شکست دے کر یہ ثابت کر دیا کہ سرطان جیسے جان لیوا مرض کو بھی مضبوط قوت ارادی سے شکست دی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر انسان مرض کا خوفناک نام سن کر ہی ہتھیار ڈال دے، باطنی طور پر شکست خوردہ ہو کر ٹوٹ پھوٹ جائے تو پھر مرض بالآخر مریض پر غالب آ جاتا ہے اور اس صورت میں بہترین سے بہترین علاج بھی مددگار ثابت نہیں ہوتا۔

آرم سٹرانگ دو سال کے علاج کے بعد میدان میں اترا تو پتہ چلا کہ اس کی ٹیم اس کا کنٹریکٹ ختم کر چکی ہے اور کھیلوں کی دنیا اسے ہمیشہ کے لئے خدا حافظ کہہ چکی ہے۔ لیکن آرم سٹرانگ حالات سے گھبرانے والا اور ہار ماننے والا انسان نہیں تھا چنانچہ اس نے 1999ء میں دوبارہ سائیکل ریس میں حصہ لیا اور لنگز یعنی پھیپھڑوں کی کمزوری کے باوجود چوتھی پوزیشن لے کر دنیا کو حیران کر دیا۔

آرم سٹرانگ کی مضبوط قوت ارادی کا اندازہ اس سے کیجئے کہ وہ کینسر کو پوری طرح شکست دینے کے لئے 1999ء میں فرانس پہنچ گیا جہاں ہر سال سائیکلنگ کا عالمی مقابلہ ہوتا ہے جسے ٹور ڈی فرانس (Tour De France) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس نے اس مقابلے میں حصہ لیا اور سب کو پیچھے چھوڑ کر ایک بار پھر مقابلہ جیت لیا۔ پھر یہ سلسلہ صرف یہاں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ آرم سٹرانگ مسلسل سات برس تک ٹور ڈی فرانس میں حصہ لیتا رہا اور عالمی چیمپئن بنتا رہا۔ اس طرح اس نے تاریخ میں مسلسل سات برس تک عالمی چیمپئن بن کر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا جسے ماہرین کے مطابق شائد ایک سو برس تک توڑا نہ جا سکے۔ اس کے ساتھ آرم سٹرانگ نے ایک فاؤنڈیشن قائم کی جس کا مقصد سرطان کے خلاف جہاد ہے۔ امریکی قوم نے اس فاؤنڈیشن کے لئے جوش و جذبے سے چندے دیئے اور اس طرح تھوڑے ہی عرصے میں کروڑوں ڈالر اکٹھے ہو گئے۔

ڈاکٹر صفدر محمود لکھتے ہیں۔

میں 2000ء میں امریکہ گیا تو وہاں کے ایک اہم اخبار میں ایک دلچسپ خبر نظر سے گزری۔ خبر یہ تھی کہ ہنری نامی ایک شخص کینسر کا مریض تھا۔ ڈاکٹروں نے اس کا علاج کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ تم زیادہ سے زیادہ پانچ برس زندہ رہ سکو گے۔ وہ شخص گزشتہ پندرہ برس سے نہ صرف زندہ تھا بلکہ صحت مند زندگی گزار رہا تھا۔ چنانچہ اس شخص نے یہ عادت بنا لی تھی کہ وہ ہر سال اپنی سالگرہ کے دن اپنے ڈاکٹر کے گھر جاتا، اس کی کال بیل بجاتا، ڈاکٹر باہر آتا تو یہ شخص ڈاکٹر کو فقط ایک فقرہ کہہ کر رخصت ہو جاتا تھا کہ ڈاکٹر میں ابھی زندہ ہوں۔ اخباری انٹرویو میں جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہاری صحت کا راز کیا ہے تو اس کا جواب تھا مضبوط قوت ارادی۔ میں نے بیماری کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے۔ (جنگ 28۔ اکتوبر 2014ء)

گو آخر میں مذکورہ بالا کھلاڑی سے ممنوعہ ادویات کے استعمال کی وجہ سے اعزازات واپس لے لئے گئے مگر اس کی قوت ارادی تو مسلمہ ہے۔ اور مومنوں کے لئے تو اس سے بڑے نظاروں اور عزم و ہمت کی توقع کی جاتی ہے۔

اردو کے ضرب المثل اشعار

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

اُٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مکرم بریگیڈیئر (ر) دبیر احمد پیر صاحب

غزوہ احزاب (خندق)

شوال 5 ہجری (فروری/مارچ 627ء)

پس منظر

مکہ کے قریش اور نجد کے قبائل غطفان اور سلیم گو شروع سے ہی مسلمانوں کے خلاف انفرادی طور پر کارروائیوں میں مصروف تھے مگر ابھی تک انہوں نے اپنی طاقتوں کو مسلمانوں کے خلاف ایک میدان میں مجتمع نہیں کیا تھا۔ لیکن جب یہود کے قبیلہ بنونضیر کو ان کی غداری اور فتنہ انگیزی کے سبب مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو ان کے روساء جن میں سلام بن ابی الحقیق، حیی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع قابل ذکر ہیں نے اشتعال انگیزی میں خاص طور پر حصہ لیا۔ انہوں نے حجاز، نجد اور مکہ کا دورہ کیا جس کے نتیجے میں قریش اور غطفان اور ان کے توسط سے ان کے تابع قبائل کو بھی مسلمانوں کے خلاف ابھارا اور مل کر ان سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ اس طرح ایک بہت بڑا اتحاد وجود میں آیا اور اس زمانے کے لحاظ سے اتنا بڑا لشکر اکٹھا ہوا جس کی عرب کی قبائلی جنگوں میں مثال نہیں ملتی۔ یہ لشکر شوال 5 ہجری مطابق فروری/مارچ 627ء میں مختلف جگہوں سے مدینہ کی طرف بڑھنے شروع ہوئے۔

مخالف افواج کا تقابلی جائزہ

	مسلمان	قریش
کمانڈر	آنحضرتؐ	ابوسفیان بن حرب
کل نفری	3000	10000
گھڑسوار	36	300
اونٹ	-	1500
انتظامی صیغے	بہت قلیل	وافر مقدار میں
ہتھیار	ادنیٰ	اعلیٰ
کیفیت	دفاعی	جارحانہ

خاکہ منصوبہ (outline plan)

مسلمان

اس جنگ میں مسلمان تعداد اور سامان حرب میں نسبتاً کافی کمتر تھے۔ اس میں نفری کا تناسب ایک اور 3 جبکہ کیولری کا 1 اور 8 دشمن کے حق میں تھا۔ اس کے علاوہ سامان حرب کا تو کوئی موازنہ ہی نہیں تھا۔

گو کہ اس جنگ کے لئے مسلمانوں کی تعداد 3000 تک پہنچ گئی تھی لیکن ان میں منافقین بھی شامل تھے جن پر مکمل طور پر انحصار نہیں کیا جاسکتا تھا۔

رسول پاک ﷺ نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ طلب فرمایا۔ آپ ﷺ کے ایک مخلص صحابی حضرت سلمان فارسیؓ جو کہ عجمی طریق جنگ سے واقف تھے نے یہ مشورہ پیش کیا کہ مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے ایک لمبی اور گہری خندق کھود کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیا جائے۔ خندق کا تصور عربوں کیلئے غیر مانوس لیکن منفرد تھا۔ آپ ﷺ نے سوچ بچار کے بعد اس تجویز کو منظور فرمایا۔

مدینہ چونکہ جزوی طور پر مشرق، مغرب اور جنوب سے باغات و گھنے درختوں (plantation) مکانات (built up area) اور چٹانوں کے سلسلے کی وجہ سے کسی بھی اچانک حملے سے کسی حد تک محفوظ تھا۔ خندق کی جگہ کے تعین کے سلسلے میں یہ فیصلہ ہوا کہ مسلمان مدینہ کے شمال میں بطور رکاوٹ ایک خندق کھودیں گے جس کے عقب سے وہ دشمن کے خلاف دفاعی جنگ لڑیں گے۔

اتحادی فوج (مشرکین)

اتحادی افواج کا بنیادی منصوبہ یہ تھا کہ مختلف قبائل کے لشکر مختلف سمتوں سے مدینہ پر converge کریں گے۔

قریش اور ان کے تابع قبائل مکہ کے علاقے میں اکٹھے ہوئے جبکہ غطفان، بنی اسد اور بنی سلیم اپنے قبائلی علاقوں میں مدینہ سے شمال، شمال مشرق اور مشرق میں اکٹھے ہوئے۔

ان کا منصوبہ تھا کہ ابوسفیان کی طرف سے اشارہ ملنے پر تمام لشکر مدینہ کی سمت بڑھیں گے۔

افواج کا اکٹھا ہونا اور حرکت

(assembly of forces and moves)

اتحادی فوج

اتحادی لشکر مختلف سمتوں سے ایڈوانس کرتے ہوئے مدینہ کے شمال میں نمودار ہوئے اور آتے ہی پہلے انہوں نے اپنے کیمپ لگائے۔ قریش نے احد کے مقام پر اپنی پرانی جگہ پر کیمپ لگایا جبکہ بنوغطفان اور دوسرے قبیلوں نے کوہ احد کے مشرق میں تقریباً دو میل کے فاصلے پر کیمپ لگایا۔

جب قریش اور ان کے اتحادیوں نے مدینہ کی طرف ایڈوانس کیا اور اپنے سامنے خندق دیکھی تو وہ حیران و پریشان ہو گئے۔ انہوں نے کبھی جنگ کی صورت میں ایسی رکاوٹ نہیں دیکھی تھی۔

انہوں نے اپنے کیمپ آگے بڑھائے اور خندق کے سامنے لگا کر محاصرے کیلئے تیار ہو گئے۔

مسلمان

خندق کی تکمیل 20 دنوں میں اور بعض روایات کے مطابق چھ دنوں کی شبانہ روز محنت سے ہوئی۔ اس کی سیدھ (alignment) شیخین - ذابل کی پہاڑی - جبل بنی عبید پر تھی۔

اتحادی افواج کے آنے کی خبر پر رسول اللہؐ 3000 مسلمانوں کو لے کر مدینہ سے نکلے اور خندق کے پاس پہنچ کر شہر اور خندق کے درمیان سلع پہاڑی کو اپنے عقب میں رکھتے ہوئے ڈیرے ڈال دیئے۔

خندق چونکہ زیادہ فراخ نہیں تھی اور بعض حصے ایسے تھے کہ انہیں پھاند کر آیا جا سکتا تھا اور مدینہ کی وہ اطراف جہاں خندق نہیں تھی اور صرف گھنے درختوں، مکانات اور بے ترتیب چٹانوں کی روک تھی ان کی حفاظت بھی ضروری تھی تا کہ دشمن چھوٹے گروپوں کی صورت میں شہر میں داخل ہو کر حملہ آور نہ ہو جائے۔

آنحضرتؐ نے صحابہ کو مختلف دستوں میں منقسم کر کے خندق کے مختلف حصوں پر اور مدینہ کے دوسری اطراف میں مناسب جگہوں پر پہرے کی چوکیاں مقرر فرمائیں۔

جنگ کی کارروائی

اتحادی افواج نے خندق کے سامنے کیمپ لگایا ہوا تھا لیکن ان کو خندق کے پار جانے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ جب بھی وہ خندق کے قریب آتے مسلمانوں کی طرف سے تیروں اور پتھروں کی بارش ان کو پیچھے دھکیل دیتی۔

مسلمان خندق کی مستقل نگرانی کر رہے تھے جس کی وجہ سے دشمن کو اس کے پار جانے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ اس تعطل کی وجہ سے دشمن کی فوج میں بتدریج عدم اطمینان پھیل رہا تھا کیونکہ ان کو طویل محاصروں کی عادت نہیں تھی وہ روایتاً تیز اور فیصلہ کن لڑائی کو ترجیح دیتے تھے۔

ابوسفیان نے اس موقع پر یہ چال چلی کہ قبیلہ بنونضیر کے رئیس حیی بن اخطب کو بنوقریظہ کی طرف بھجوایا اور ان کے ساتھ یہ منصوبہ بنایا کہ وہ اور قریش ابوسفیان کے اشارے پر بیک وقت مسلمانوں پر حملہ کریں گے اور انہیں تباہ کر دیں گے۔ اس موقع پر بنوقریظہ اپنے اور مسلمانوں کے درمیان پہلے سے موجود معاہدے کو بھی خاطر میں نہیں لائے۔

آنحضرت ﷺ کو جب بنوقریظہ کی اس خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپؐ نے مختلف ذرائع سے اس کی تصدیق کروائی جبکہ اس کی حتمی تصدیق حضرت صفیہ اور یہودی والے واقعے سے ہوگئی۔

اس دوران نعیم بن مسعود جو قبیلہ غطفان کی شاخ اشجع سے تعلق رکھتا تھا مدینہ پہنچ گیا۔ وہ دل سے مسلمان ہو چکا تھا مگر ابھی تک کسی کو اس بات کا علم نہیں تھا۔ اس کے ساتھ مل کر ایک منصوبہ بنایا گیا (بعض روایات میں ہے کہ یہ منصوبہ اس نے خود بنایا) جس کے مطابق بنوقریظہ، قریش اور بنوغطفان میں بے اعتباری اور غیر اطمینانی کا بیج بویا جائے تا کہ حملے کے منصوبے پر عمل درآمد نہ ہو سکے۔

نعیم بن مسعود سب سے پہلے بنوقریظہ کے پاس گیا اور ان کے رؤساء سے کہا کہ تم نے قریش اور بنوغطفان سے مل کر مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کر کے اچھا نہیں کیا کیونکہ اگر وہ مسلمانوں کو شکست دینے میں کامیاب نہ ہوئے تو تم لوگوں کا مسلمانوں کے ساتھ رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ قریش اور بنوغطفان سے کہو کہ بطور یرغمال اپنے چند لوگ تمہارے حوالے کر دیں تا کہ تمہیں اطمینان رہے کہ تمہارے ساتھ کوئی غداری نہیں ہوگی۔ بنوقریظہ کے رؤساء نے اس پر آمادگی کا اظہار کیا۔

اس کے بعد نعیم بن مسعود رؤساء قریش کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ بنوقریظہ خائف ہیں کہ تمہارے چلے جانے کے بعد کہیں انہیں کسی مصیبت کا سامنا نہ ہو اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے سے ضمانت کے طور پر چند یرغمالیوں کا مطالبہ کریں۔ لیکن اگر تم نے انہیں یرغمالی دے دئے تو ہو سکتا ہے وہ انہیں کسی مرحلے پر مسلمانوں کے حوالے کر دیں۔ اسی طرح اس نے قبیلہ غطفان میں بھی جا کر اسی قسم کی باتیں کیں۔ اس طرح اس نے تینوں اتحادیوں کے درمیان خدشات اور شکوک کے بیج بو دیئے۔

چونکہ قریش اور بنوغطفان مسلمانوں پر ایک متحدہ حملے کا منصوبہ بنا رہے تھے جو کہ مدینہ پر چاروں اطراف سے کیا جانا تھا تا کہ مسلمان قلت تعداد کے سبب مقابلہ نہ کر سکیں اور ان کی دفاعی لائن توڑ کر حملہ آور اندر داخل ہو جائیں۔ اس منصوبے کے ربط و ضبط (co-ordination) کے لئے انہوں نے اپنا نمائندہ بنوقریظہ کی طرف بھجوایا تو انہوں نے جواب دیا کہ کل تو ہمارا سبت کا دن ہے اس لئے ہم معذور ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ حملے سے پہلے آپ اپنے کچھ لوگ بطور ضمانت ہمیں دیں تا کہ ہمیں یقین ہو جائے کہ آپ کی طرف سے بعد میں کوئی غداری نہیں ہوگی۔

قریش اور بنوغطفان کو جب یہ جواب ملا تو انہیں نعیم بن مسعود کی بات پر یقین آ گیا اور انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہم نے یرغمالی تو نہیں رکھوانے۔ آپ نے اگر ہمارا ساتھ دینا ہے تو اسی طرح آؤ۔ اس جواب پر بنوقریظہ کو بھی یقین آ گیا کہ قریش اور بنوغطفان مخلص نہیں ہیں۔ اس طرح دشمن کے کیمپ میں انتشار اور اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی۔

اس پوری جنگ میں خالد بن ولید، عکرمہ بن ابوجہل اور عمرو بن العاص کے اکا دکا حملوں کے علاوہ جن میں وہ کچھ لوگوں کو خندق کے پار لانے میں کامیاب ہوئے اتحادیوں کو کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی کیونکہ مسلمانوں کے فوری اور کامیاب جوابی حملے ان کو واپس دھکیل دیتے۔

جنگ اب تعطل کی حالت میں تھی اور کئی دن تک کوئی activity نہیں ہوئی۔ پھر خدا کی طرف سے ایسا اتفاق ہوا کہ رات کے وقت ایک نہایت سخت آندھی چلی جس نے کفار کے وسیع کیمپ میں کھلبلی اور تباہی مچا دی۔ ان کے خیمے اکھڑ گئے جبکہ ریت اور کنکروں سے ان کی آنکھیں اور کان بھر

گئے۔لیکن جس چیز نے ان کے وہم پرست قلوب کو آخری دھچکہ دیا وہ ان کی قومی آگوں کا بجھنا اور بکھرنا تھا۔قریش وہاں سے اتنی جلدی میں بھاگے کہ بھاگتے وقت انہوں نے اپنے اتحادیوں سے بھی مشورہ نہیں کیا بلکہ ان کو اطلاع تک نہیں دی۔ بھاگنے والوں میں ابوسفیان سب سے آگے تھا۔ بلکہ وہ تو اتنی تیزی میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ اونٹ کا پاؤں بندھا ہوا ہے جب اس نے حرکت نہ کی تو اسے پتہ چلا کہ اونٹ کے پاؤں نہیں کھولے۔ابوسفیان کے جانے تک بنوغطفان اور دوسرے قبائل کو اس فرار کا علم نہیں تھا۔لیکن جیسے ہی انہیں علم ہوا وہ بھی وہاں سے واپس اپنے علاقوں کو چلے گئے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے بنوقریظہ بھی اپنے قلعوں کے اندر چلے گئے۔

اس غزوہ میں اتحادیوں کے تین آدمی مارے گئے جبکہ مسلمانوں کے چھ لوگ شہید ہوئے۔ مسلمان مفتوح ہوتے ہوتے فاتح بن گئے اور کفار کا لشکر 20 سے 23 دن کے محاصرے کے بعد مدینہ سے ناکام ہو کر واپس چلا گیا۔

غزوہ احزاب (خندق) کا عسکری نکتہ نظر سے تجزیہ

عسکری قوت کا موازنہ

اس جنگ میں مشرکین مکہ اور ان کے اتحادیوں کو مسلمانوں کے خلاف ہر شعبے میں overwhelming majority حاصل تھی۔

فیصلہ کن جنگ

یہ ایک فیصلہ کن جنگ تھی جس کے بعد مدینہ میں مسلمانوں کے مقابلے پر کوئی طاقت نہیں رہی تھی اور وہاں پر بسنے والے یہودی اور مشرک قبائل بھی مغلوب ہو گئے تھے۔اس جنگ کے بعد مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا سلسلہ بھی کسی حد تک کنٹرول ہو گیا تھا۔تاریخ گواہ ہے کہ اس جنگ کے بعد کسی نے مدینہ پر حملہ نہیں کیا۔

دفاعی جنگ کے اصول

یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ اس جنگ میں موجودہ زمانے کی دفاعی جنگوں کے اصولوں کا بڑے پیمانے پر استعمال ہوا۔

چاروں اطراف کا دفاع

(all round defence) مدینہ کے چاروں اطراف کے دفاع کا منصوبہ بنایا گیا اور جو علاقہ سب سے کمزور اور ناقابل دفاع تھا وہاں پر خندق کھودی گئی۔

زمین کا استعمال

زمین کو استعمال کرتے ہوئے دستوں کو ایسے deploy کیا گیا کہ باوجود عسکری برتری کے دشمن کو کہیں سے بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

اپنی پسند کی جگہ کا استعمال

(ground of own choosing)

آنحضرت ﷺ نے بجائے دشمن سے کھلے علاقے میں لڑنے کے (جو وہ چاہتا تھا) اسے مجبور کیا کہ وہ آگے آئے اور مسلمانوں کا خندق پر مقابلہ کرے جسے نہایت مہارت سے تیار کیا گیا تھا۔

ریزرو کا استعمال

چونکہ مسلمانوں کی تعداد اتحادیوں کی نسبت بہت کم تھی اس لئے آپؐ نے دفاعی دستوں کے علاوہ ایسے ریزرو دستے تشکیل دئے ہوئے تھے جو مسلمانوں کی دفاعی پوزیشن میں دشمن کی penetration کو dis-lodge کرنے کیلئے استعمال ہوتے تھے۔

قیادت

اس جنگ کے ہر مرحلے میں صاف نظر آتا ہے کہ اتحادیوں کی قیادت نہایت کمزور اور کسی بھی بحرانی صورتحال سے نپٹنے کے لئے تیار نہیں تھی جبکہ اس کے برعکس اسلامی قیادت میں شجاعت، بروقت اور جلدی فیصلہ کرنے کی قابلیت نظر آتی ہے۔

نفسیاتی جنگ

نعیم بن مسعود کے ذریعے نفسیاتی جنگ کا پہلو نظر آتا ہے جس کے ذریعے دشمن کے کیمپ میں انشقاق اور اختلاف پھیلایا گیا۔

سیکیورٹی

دشمن نے مسلمانوں کے خلاف میدان جنگ میں مقامی یہودی قبیلے کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر چاروں اطراف سے حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن اس منصوبے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کو بروقت اطلاع مل گئی اور یوں انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جبکہ مسلمانوں کے دفاعی منصوبے کی انہیں آخری وقت تک خبر نہ ہوئی۔

اچانک پن (surprise)

اتحادیوں نے مدینہ پہنچ کر خندق دیکھی جس کی وجہ سے وہ پریشان ہو گئے کیونکہ یہ عربوں کا طریق جنگ نہیں تھا اور اس کے لئے انہوں نے کوئی تیاری بھی نہیں کی ہوئی تھی۔ یہ خندق ان کے خلاف کامیابی کی ایک بڑی وجہ بن گئی۔

حوصلہ (morale)

گو کہ اتحادیوں کا محاصرہ 20 سے 23 دن تک جاری رہا لیکن مسلمانوں کے حوصلے بلند رہے اور اس تمام عرصہ میں کوئی وقت ایسا نہیں آیا کہ انہوں نے کم حوصلگی کا اشارہ بھی دیا ہو لیکن اس کے برعکس باوجود طاقتور فوج کے اتحادی جلد حوصلہ ہار بیٹھے اور میدان جنگ سے اس طرح بھاگے جیسے ایک شکست خوردہ فوج بھاگتی ہے۔

نتائج

غزوہ احزاب میں مسلمانوں کی فتح اور اتحادیوں کی شکست نے مسلمانوں کو عرب میں ایک تسلیم شدہ طاقت بنا دیا۔مشرکین اپنے منصوبے میں بری طرح ناکام ہوئے اور باوجود ایک عظیم الشان اتحاد بنانے کے وہ مسلمانوں کو تباہ کرنے میں ناکام رہے اور آنحضرت ﷺ کی اعلیٰ قیادت اور عسکری تدبر کے سامنے ان کی ہر تدبیر ناکام ہو گئی۔اس جنگ کے نتیجے میں قریش اپنی تجارت اور شہرت دونوں کھو بیٹھے۔مسلمانوں کی اس کامیابی کے بعد اسلام بہت تیزی کے ساتھ عرب اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں پھیلا اور وہ قبائل جو قریش کے اثر کے سبب اسلام قبول کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھے نے اپنے وفود آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجنے شروع کر دئے۔

☆............☆............☆

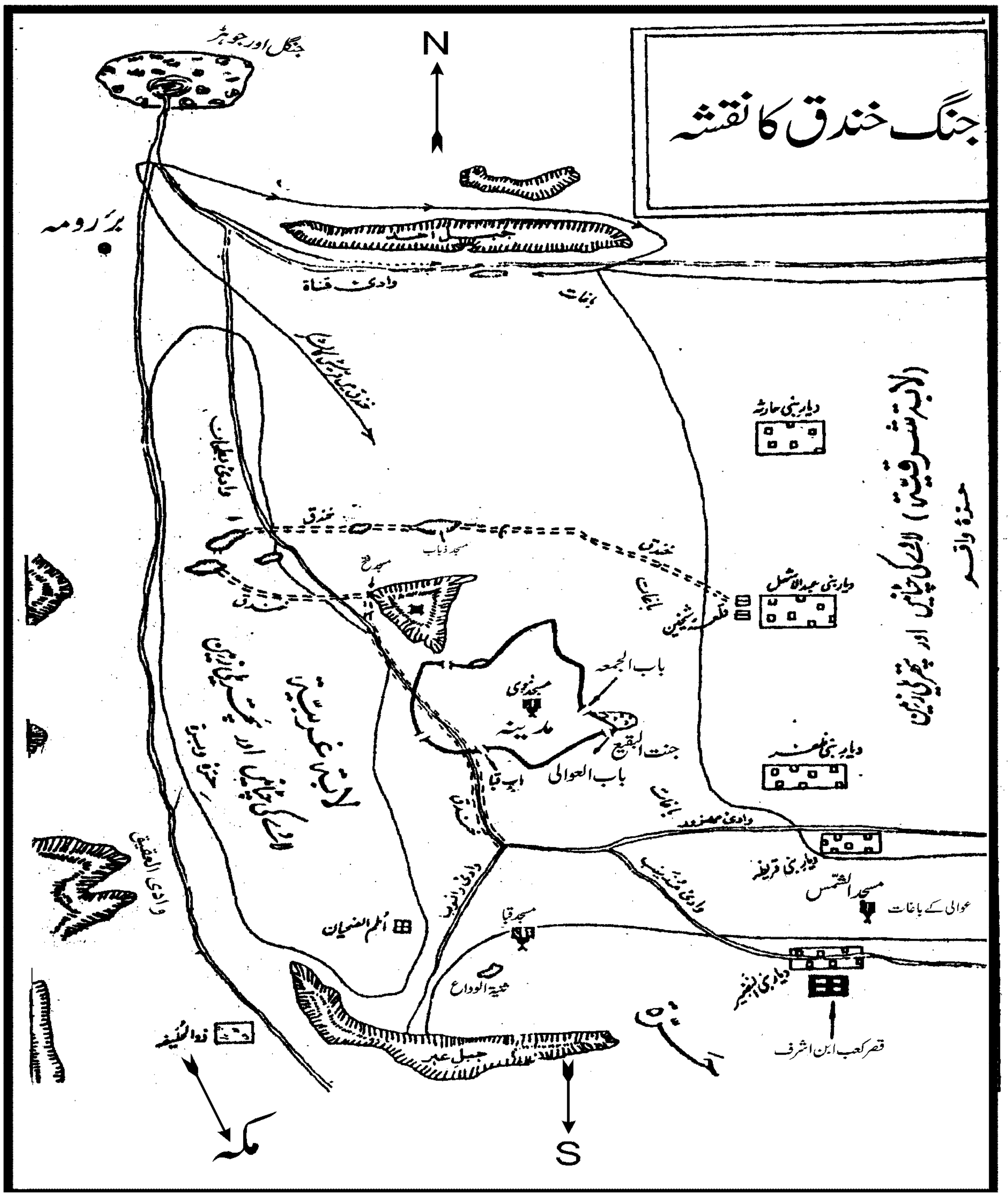

مکرم شیخ مسعود احمد صاحب

زیارت قادیان کے بابرکت ایام ۔ خوشگوار لمحات

خاکسار 2012ء میں شام میں تھا وہاں سے جلسہ قادیان کے لئے ویزہ اپلائی کیا۔ مگر جلسہ پر تو ویزا نہ ملا مگر 8 فروری 2012ء کو ایک مہینہ کے لئے فیملی سمیت ویزا دے دیا گیا۔

خاکسار پاکستان کی سرزمین پر پہنچا جہاں چند دن گزارنے کے بعد خاکسار فیملی سمیت واہگہ بارڈر سے 19 فروری کو قادیان کے لئے روانہ ہوا واہگہ بارڈر پہ ہمیں آتا دیکھ کر کئی سکھوں نے سلام کیا اور قادیان سے اپنے تعلق کی کہانیاں سنانے لگے۔ آخر ایک کار والے سے 1600 انڈین روپے میں قادیان جانا طے پایا۔ ڈرائیور کو کہا کہ مجھے دارالضیافت جانا ہے تو کہنے لگا کہ وہ کہاں ہے مجھے تو اس کا نہیں پتہ لیکن میں آپ کو لنگر خانہ پہنچا دوں گا وہاں سے پوچھ کے چلے جانا دارالضیافت۔

دارالضیافت کے نئے تعمیر شدہ کمروں میں خاکسار کو رہائش دی گئی۔ ہر کمرہ میں ایک چھوٹا فریج اور ہیٹر بھی تھا اٹیچ باتھ کی سہولت بھی مہیا تھی ان سہولیات کا جلسہ کے دنوں میں خیال بھی ناممکن ہے۔ کمرے میں سامان رکھتے ہی ہم بہشتی مقبرہ دعا کی غرض کے لئے نکلے ہی تھے کہ خاکسار کی خالہ مکرمہ طیبہ ملک (اسوقت صدر لجنہ قادیان) بنت ملک صلاح الدین مرحوم درویش قادیان اور ان کی بڑی بہن مکرمہ قانتہ منیر صاحبہ لنگر خانہ کے دروازے پر ہی آملیں اور ہم سب مل کر بہشتی مقبرہ گئے اور وہاں دعا کی۔

ہماری خوش قسمتی رہی کہ ہمیں نہ صرف دارالضیافت ٹھہرنے کا موقع ملا جو کہ دارالمسیح سے قریب واقع ہے بلکہ بیت الدعاء میں تہجد ادا کرنے کی سعادت مل گئی، خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کو بیت الدعاء میں تہجد ادا کرنے اور دعائیں کرنے کا خوب خوب موقع ملا۔ ان دنوں وہاں نہ کوئی کنڈی کھٹکھٹانے والا تھا نہ ہی جلدی کی آواز لگانے والا۔

قادیان سے بٹالہ کی طرف بسیں ہر 5 منٹ بعد نکلتی ہیں اور ان میں کھڑے ہو کر جاتے میں نے بہت کم دیکھے اور کرایہ بھی بہت معقول تھا صرف 6 انڈین روپے اور رفتار پوچھو تو گولی کی رفتار سے جاتی ہیں۔ بٹالہ کے ریلوے سٹیشن کے باہر بوہڑ کا وہ درخت بھی دیکھا جس کے سایہ تلے حضرت مسیح موعود تشریف رکھا کرتے تھے۔ بٹالہ سے قادیان کا ریلوے ٹکٹ تو حیرت انگیز طور پر سستا ہے یعنی صرف 3 روپے اور اس چھوٹے سے سفر میں بھی ٹکٹ چیکر نے آکر ٹکٹ چیک کی۔ ٹرین لوکل روٹ پہ ہونے کے باوجود صاف ستھری تھی اور مقررہ وقت پر ہی وسل بجا کر روانہ ہوگئی اور پورے وقت پر قادیان پہنچا دیا۔ راستہ میں مکرم منصور احمد صاحب ایڈووکیٹ میرے ساتھ تھے وہ بتاتے گئے کہ فلاں فلاں گاؤں کا یہ نام ہے اور قیام پاکستان سے پہلے جو قافلے سیالکوٹ نارووال وغیرہ سے پیدل قادیان آیا کرتے تھے ان گاؤں میں رہنے والے احمدی احباب ان کی خدمت کیا کرتے تھے (تقسیم کے بعد سے ان جگہوں پر سکھ برادری رہائش پذیر ہے) ٹرین قادیان کے ریلوے سٹیشن سے کچھ پہلے ہی رک گئی وجہ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ پلیٹ فارم شروع ہونے سے پہلے ایک پھاٹک ہے اور ڈرائیور کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ٹرین روک کر پھاٹک بند کر کے پھر ٹرین وہاں سے گزارے اور پھر پھاٹک کھولے۔ اگرچہ وہ کوئی ایسا مصروف راستہ نہ تھا کہ پھاٹک بند نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حادثہ ہو جائے لیکن پھر بھی ڈرائیور اپنی یہ ذمہ داری ادا کرتا ہے، تب خیال آیا کہ انہی چھوٹی چھوٹی باتوں کے خیال رکھنے کی وجہ سے ہی وہاں کا محکمہ ریلوے منافع میں جا رہا ہے۔

پاکستان میں اگرچہ سائیکل رکشہ پر پابندی لگائی جا چکی ہے لیکن قادیان میں یہ سواری عام دیکھنے کو ملتی ہے۔ خاکسار کو بھی اپنی فیملی کے ہمراہ اس کی سواری کا کئی مرتبہ اتفاق ہوا۔

دارالمسیح میں قائم تمام دفاتر کو سوائے نظارت علیاء اور خزانہ کے دفتر کے دارالمسیح سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ سرائے طاہر کے پاس صدر انجمن کے چند نئے دفاتر ایک خوبصورت عمارت میں منتقل ہو چکے ہیں۔ قادیان میں تحریک جدید کے تحت چند ایک وکالتیں ہی قائم ہیں۔ دفاتر میں ایک منفرد بات یہ ہے کہ یہاں جماعتی دفاتر میں انٹر کام نہیں ہیں، مجھے بتایا گیا کہ چند سال پہلے انٹر کام کا سسٹم لگایا گیا تھا مگر وہ کامیاب نہ ہوا جس کی ایک وجہ موبائل فون کا انتہائی سستا ہونا ہے چنانچہ بعض موبائل فون کمپنیاں ایک پیسہ فی سیکنڈ چارج کرتی ہیں۔

موبائل فون انڈسٹری کے حوالے سے انڈیا کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس ملک کا رقبہ اتنا بڑا ہے کہ کوئی ایک کمپنی سارے ملک میں اپنا نیٹ ورک نہیں پھیلا سکتی اس لئے یہ ممکن ہے کہ آپ ایک صوبہ میں ایک کمپنی کی سم استعمال کریں لیکن دوسرے صوبے میں وہ سم بیکار ہو اور آپ کو اس صوبے میں نئی سم لینی پڑے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی ایک صوبے سے کسی دور کے صوبے جائیں تو وہاں پر آپ کو رومنگ چارجز ادا کرنے پڑیں۔ لیکن اگر آپ کے موبائل پر viber کی سہولت موجود ہے، تو آپ جہاں بھی wifi کی سہولت موجود ہو وہاں سے، آپ دنیا سے فری میں رابطہ کر سکتے ہیں۔

دارالمسیح کے نگران صاحب نے دارالمسیح کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اسی طرح احاطہ خاص میں داخلے، دعا اور تصاویر کی خصوصی اجازت بھی مل گئی۔ اس موقع کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

قادیان میں سب سے پہلے بیت اقصیٰ میں نداء ہوتی ہے اور اس کی آواز دور دور تک سنائی دیتی ہے اس کے بعد ہی دوسری بیوت الذکر میں نداء ہوتی ہے۔ دارالمسیح کے سامنے واقع حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مکان واقع ہے۔

خاکسار کا ویزا ضلع گورداسپور کا تھا اس لئے گورداسپور جانے میں کوئی روک نہیں تھی۔ مکرم منصور ایڈووکیٹ صاحب کے بھائی گورداسپور میں رہائش پذیر ہیں جو کہ سرکاری ملازم ہیں ان کے ساتھ گورداسپور جانے کا اتفاق ہوا جہاں خاکسار نے وہاں کی کچہری بھی دیکھی جہاں حضرت مسیح موعود مقدمات کے وقت جایا کرتے تھے۔ جس عدالت میں آپ پیش ہوئے اس کو گرا کر نئی عمارت تعمیر کی جارہی تھی صرف وہ حصہ ابھی تک منہدم نہیں کیا گیا تھا جس جگہ آپ کا کھڑا ہونا بیان کیا جاتا ہے مکرم منصور صاحب ایڈووکیٹ نے اس مقام کی نشاندہی کی اور ہم نے فیملی سمیت اس جگہ تصویریں بھی بنائیں۔ واپسی پر ہم کلانور، جو کہ گورداسپور کے ساتھ ہی واقع ہے، بھی گئے۔ یہاں پر وہ مقام ہے جہاں پر مغل بادشاہ اکبر کو اپنے باپ کی وفات کی اطلاع اور اپنے بادشاہ بننے کی خبر سنائی گئی تھی اور اسی جگہ اس کی تاجپوشی ہوئی تھی یہ جگہ مین سڑک سے ہٹ کر ہے اور اس جگہ پر ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جس کی درمیانی جگہ خالی ہے غالباً فوارہ کی جگہ ہی ہوگی۔ اس جگہ سے کچھ ہی دور آبادی ہے ہم اس آبادی میں بھی گئے، ہمیں دیکھ کر لوکل لوگ ہم سے پوچھنے لگے کہ کیا آپ قادیان سے آئے ہیں؟ ہمیں بڑی حیرانی ہوئی کہ انہوں نے کیسا درست اندازہ لگایا مگر ہمارے میزبان نے ہمیں بتایا کہ یہاں مومنین صرف قادیان میں ہی بستے ہیں اور دور دور تک کوئی مومنین کی آبادی نہیں ہے اس لئے انہوں نے وضع قطع دیکھ کر فوراً قادیان کا نام لیا ہے۔

یہ بھی بتا دوں کہ قیام پاکستان کے بعد جب قادیان میں صرف 313 درویشان قادیان رہ گئے تھے اس وقت قادیان کی مرکزی احمدی آبادی سے ہٹ کر باقی بیوت غیر آباد ہوگئی تھیں کیونکہ وہ جس جگہ پر واقع تھیں ان محلہ جات میں آباد کار سکھوں نے ڈیرے جمالئے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان تمام بیوت کو آباد کیا جارہا ہے اور وہاں پر احمدی خاندان بھی رہائش پذیر ہو رہے ہیں۔

اتفاق میں برکت ہے اور خلافت کا سایہ رحمت ہے اس کا عملی مظاہرہ اور برکات قادیان میں بھی دیکھنے کو ملی کہ کس طرح ایک چھوٹی سی آبادی غیر مذاہب کے لوگوں میں گھری ہوئی ہے اور نہ صرف محفوظ ہے بلکہ خدا نے رعب و شوکت اور دبدبہ بھی جماعت کو عنایت فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نور ہسپتال سے غیر لوگ فائدہ بھی اٹھاتے ہیں اور اپنے بھی۔ جماعت کی اکثریت پڑھے لکھوں پر مشتمل ہے جو کہ دوسروں کو متاثر کرتی ہے کہ باوجود ایک دور کی بستی میں ہونے کے ان میں شرح خواندگی بہت زیادہ ہے۔ انہی برکات کا ایک مظاہرہ مجھے اس وقت بھی نظر آیا کہ باوجود جماعت کی کمزوری کے حکومت ہند کا وفاقی وزیر قادیان میں جماعت کے چند ہزار ووٹ لینے کا طلبگار ہوا اور اس مقصد کے لئے قادیان آکر اس نے تقریر کی۔

انہی دنوں میں قادیان میں جماعت کے زیر اہتمام ایک کرکٹ ٹورنامنٹ ہوا جس میں قادیان کی احمدی ٹیم کے علاوہ باقی ٹیمیں گردونواح کے سکھوں کی تھیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ کوارٹر یا سیمی فائنل میں جامعہ احمدیہ کے خامسہ کے ایک سٹوڈنٹ نے ایک اوور میں 5 چھکے لگائے لیکن افسوس کہ اس سے اگلا میچ ہار گئے۔ اس ٹورنامنٹ کے دوران بڑے بڑے لاؤڈ سپیکر رکھ کر پنجابی میں کمنٹری کی گئی۔ یہ ٹورنامنٹ محلہ احمدیہ کے گراؤنڈ میں ہوا تھا۔

مکرم کریم الدین صاحب نے ہمیں بیت نور جو کہ اس وقت آباد ہو چکی تھی اس کا تفصیلی تعارف کروایا اور وہاں نماز پڑھنے کی توفیق ملی۔ یہ بیت تعلیم الاسلام کالج (سکھ نیشنل کالج) کے احاطہ میں واقع ہے کالج کی شاندار عمارت کو تعمیر ہوئے سو سال سے زائد ہو چکا ہے یہاں پر ایک غیر آباد سوئمنگ پول بھی ہے جو کہ جماعت نے کالج کے ساتھ ہی تعمیر کروایا تھا۔ یہ تقسیم کے بعد سے بے آباد ہے اور اب اس میں خود رو پودے اگ آئے ہیں اور بارش کا پانی کھڑا رہتا ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی یہاں ہی واقع ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی بھی یہاں قریب واقع ہے جہاں پر اس وقت کالج کے پرنسپل کی رہائش گاہ بنا دی گئی ہے۔ اسی جگہ کے پاس حضرت نواب محمد علی خان

صاحب کی کوٹھی واقع ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات ہوئی اور آپ نے اس مکان کی پہلی منزل پر عبادت کے لئے ایک حجرہ مخصوص کر لیا تھا۔

اس سفر کی بہترین یادوں میں درویشان قادیان سے ملاقات تھی جن کی تعداد اب انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ خاکسار نے ان کو اخلاص و وفا کا پیکر پایا۔ درویشان قادیان کے ذکر سے مجھے اپنی زندگی کا پہلا سفر قادیان 2004ء یاد آ گیا اس وقت ایک لمبے عرصہ بعد ویزا پالیسی میں نرمی ہوئی تھی اور خاکسار جامعہ میں درجہ خامسہ میں زیر تعلیم تھا۔ وہاں پہلی دفعہ حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ خاکسار نے ان کی شخصیت میں بلا کی نرمی اور شفقت کا مشاہدہ کیا۔ ہوا یوں کہ محض خدا کے فضل سے اس سال خاکسار کی ڈیوٹی محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی حفاظت میں لگ گئی۔ ان دنوں صاحبزادہ صاحب کافی بیمار رہتے تھے لیکن دنیا بھر سے آئے احمدیوں سے ملاقاتوں کا طویل سلسلہ جاری رہتا اور آپ ہر ایک سے خوشدلی کے ساتھ ملا کرتے تھے۔ حفاظت خاص میں ڈیوٹی ہونے کی وجہ سے خاکسار کا اکثر وقت ان کے ہمراہ گزرا۔ ایک دن آپ کو بخار تھا حفاظت خاص کے ایک رکن کے استفسار پر کہ آج ملاقاتیں رہنے دی جائیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ دنیا کے مختلف کونوں سے آتے ہیں اور یہ تمنا رکھتے ہیں کہ خاندان مسیح موعود سے ملاقات ہو اس لئے ملاقاتیں جاری رہیں گی۔ ایک دن خاکسار نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ دوران ملاقات نقاہت صاف ظاہر تھی مگر اس کا اظہار نہیں فرمایا اور ابتداء میں خاکسار کا تعارف پوچھا پھر خاکسار کے نانا ملک برکت اللہ صاحب اور ان کے بھائی مکرم ملک صلاح الدین صاحب کے متعلق باتیں بتانی شروع کر دیں۔

2004ء کے اسی سفر قادیان کے دوران ایک دن خاکسار کو خیال آیا کہ جامعہ ربوہ اور قادیان کے پرنسپل صاحبان اور اساتذہ اور جامعہ ربوہ کے طلباء کی ایک ملاقات ہونی چاہئے چنانچہ خاکسار نے مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر سے راہنمائی اور اجازت لے کر مکرم صاحبزادہ صاحب سے درخواست کی آپ نے کمال شفقت سے اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ جلسہ کے اگلے روز موجودہ دفتر وصیت قادیان کے کمرہ میں یہ محفل منعقد ہوئی جس میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے برکات خلافت اور درویشی کے حالات اور واقعات بیان فرمائے۔ آپ کے خطاب کے بعد ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور تصاویر کا سیشن بھی ہوا۔

☆......☆......☆

مشعل راہ

نصاب اور شرح کے مطابق اموال کا تزکیہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے تک پر زکوٰۃ ہے۔ پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے۔ اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو۔ اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔

حضرت مسیح موعود نے تو حضرت اماں جان کے بارے میں فرمایا کہ وہ باوجود اس کے کہ غرباء کو بھی زیور پہننے کے لئے دیتی تھیں لیکن پھر بھی زکوٰۃ ادا کیا کرتی تھیں۔ تو احمدی خواتین کو زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ اور جب عورتوں کی کوئی آمد نہیں ہوتی اور اکثر عورتوں کی آمد نہیں ہے تو ظاہر ہے پھر اس زکوٰۃ کی ادائیگی میں مردوں کو مدد کرنی ہوگی۔

...... کے ابتدائی زمانے میں جب بھی دینی ضروریات کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس زمانے میں بھی عارضی طور پر تحریک ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور پھر خلفاء کے زمانے میں بھی تو باوجود اس کے کہ زکوٰۃ لی جاتی تھی، ان تحریکات میں صحابہ بھی حصہ لیتے تھے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ جماعت میں چندوں کا ایک نظام جاری ہے اور جو چندے ادا کرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو زکوٰۃ کی شرح ہے۔ بہر حال یہ بھی ایک فرض ہے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور نصاب اور شرح کے مطابق زکوٰۃ کو ادا کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر جس طرح میں نے کہا عورتیں اس طرف توجہ کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کی رقم میں بھی کافی اضافہ ہوسکتا ہے۔ (روزنامہ الفضل 24۔اگست 2004ء)

نعت رسول کریمؐ

یٰسین تجھے لکھوں کہ میں طٰہٰ لکھوں
سوچتا ہوں میرے آقا کہ میں کیا کیا لکھوں

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا لکھوں
سارے اوصاف کا مظہر، تو ہے یکتا لکھوں

تیری آمد سے گلستانِ نبوت میں بہار
گل و نرگس تجھے لکھوں، کہ میں لالہ لکھوں

نام آ جائے غلامانِ محمدؐ میں مرا
مجھ سے پوچھو تو یہی حرفِ تمنا لکھوں

نقش در نقش ترے حسن کے جلوے دیکھوں
عکس در عکس تیرا چاند اُبھرتا لکھوں

تیر ہر ایک لیا ہاتھ پہ اُف نہ نکلی
تیرے عشاق میں اک نام میں طلحہ لکھوں

چشمِ عاشق میں چھلکتا ہوا اک سبز سا رنگ
میں جو دیکھوں تو اسے تو گنبدِ خضرا لکھوں

مجھ کو جس لمحہ میں ہو آپ کا دیدار نصیب
زندگانی کا میں حاصل وہی لمحہ لکھوں

تو ہی اوّل تو ہی آخر تو ہی مقصودِ حیات
تیری چاہت ہی کو میں روح کو سجدہ لکھوں

تیری ہر جنبشِ لب وحیِ الٰہی پیارے
تو جو بولے تو اسے وحیٌ یوحیٰ لکھوں

تیری مدحت میں کروں وقف میں اپنے اشعار
میں جو لکھوں تو فقط تیرا قصیدہ لکھوں

سارا عالم ہے ترا چاہنے والا لیکن
میں تو آقا تجھے اپنا، فقط اپنا لکھوں

لئیق احمد عابد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم چودھری ممتاز احمد چیمہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع خیر پور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی امۃ الحی چیمہ بنت مکرم سلیمان قیصر چیمہ صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خیر پور نے حفظ قرآن مجید ایک سال آٹھ ماہ پانچ دن کے عرصہ میں عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ سے مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین مورخہ 6 جنوری 2015ء کو 4 بجے شام انصار اللہ پاکستان کے ہال میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم چوہدری مبشر احمد چیمہ صاحب ابن مکرم چودھری نبی احمد چیمہ صاحب مرحوم سابق درویش قادیان کی نواسی اور مکرم چودھری غلام محمد چیمہ صاحب سابق امیر ضلع خیر پور کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے، حفظ قرآن کے تقاضے پورے کرنے اور اس کی تعلیمات پر کماحقہ عمل پیرا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد اکرم صاحب شہید نواب شاہ کی بیوہ اور مکرم اعجاز احمد صاحب زعیم انصار اللہ نواب شاہ کی والدہ محترمہ کا آسٹریلیا میں دل کا بائی پاس ہوا ہے۔ ہسپتال سے گھر آ چکی ہیں اور طبیعت صحت کی جانب مائل ہے۔

مکرم ملک مبرور احمد صاحب شہید نواب شاہ کی والدہ صاحبہ بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ کے باعث بیمار ہیں۔ چند دن ہسپتال میں بھی رہی ہیں۔ اب گھر پر ہی علاج ہو رہا ہے۔

مکرم محمد امجد صاحب ناظم ضلع نواب شاہ کی ہمشیرہ صاحبہ دل کے عارضہ کے باعث شدید علیل ہیں۔ ہسپتال داخل رہی ہیں۔ طبیعت کافی بگڑ جاتی ہے۔

عزیزم حسیب احمد ولد مکرم رفیق احمد صاحب کیمپ نمبر 2 نواب شاہ کے بازو میں گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ علاج جاری ہے۔

مکرم یار محمد چانڈیو صاحب صدر جماعت گوٹھ یار محمد چانڈیو پیٹ کے امراض کے باعث شدید علیل ہیں۔ کمزوری بے انتہا ہو گئی ہے۔

مکرم فریاد علی صاحب گوٹھ مومن ڈاہری ضلع نواب شاہ بعارضہ کینسر شدید بیمار ہیں۔ بے انتہا کمزور ہو چکے ہیں۔

مکرم وقاص احمد مجید صاحب گوٹھ شاہ ولی باندھی ضلع نواب شاہ کچھ عرصہ قبل اپنی چھت سے گر کر شدید زخمی ہو گئے تھے۔ ریڑھ کی ہڈی متاثر ہوئی ہے۔ طبیعت صحت کی جانب مائل ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ رب کریم اپنے فضل سے تمام مریضوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ضرورت انگلش ٹیچر

(مریم صدیقہ گرلز ہائی سکول ربوہ)

مریم صدیقہ گرلز ہائی سکول میں انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواست جمع کروا سکتی ہیں۔ درخواست دہندہ کا مندرجہ ذیل معیار کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

تعلیمی قابلیت: ایم اے انگلش یا بی ایس انگلش (کم از کم 16 سال تک) یا اس سے زائد کی تعلیم

تجربہ: ہائی کلاسز کو پڑھانے کا کم از کم ایک سال کا تجربہ۔

درخواست دینے کے لئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے ویب سائٹس سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ نیز درخواستیں براہ راست نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ میں بھی جمع کروائی جا سکتی ہیں۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم محمد مالک خضر صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ قرۃ العین صاحبہ اور ان کے خاوند مکرم عمران محمود صاحب کا جرمنی میں کار ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ دونوں کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔ مکرم عمران محمود صاحب آئی سی یو میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ماحول کو آلودہ کرنے سے ہمیشہ بچیں

احمدی ادیب کا اعزاز

تعلیمی بورڈ فیصل آباد کے زیر اہتمام مقابلہ کتب 2013ء میں محترم پروفیسر محمد اکرام احسان صاحب ٹیچر نصرت جہاں بوائز کالج کی تخلیقی کتاب ''کیا اسے یاد نہیں'' نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ جس پر ان کو مبلغ تین ہزار روپے انعام اور اسناد امتیاز سے نوازا گیا ہے۔ محترم پروفیسر صاحب موصوف خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی کتب تصنیف کر چکے ہیں ان کا شمار ابھرتے ہوئے معروف ادیبوں میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مکرم پروفیسر صاحب، ادارہ اور احباب جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین (نظارت تعلیم)

ضرورت خادم بیت الذکر

بیت المہدی گولبازار ربوہ کے لئے ایک خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد اپنے صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست دیں۔

ٹھیکہ ٹک شاپ

نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی ربوہ کی ٹک شاپ کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں ٹک شاپ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہٰذا کو بھجوائیں۔ شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس
4۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ پلمبنگ (4 ماہ)
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن
4۔ کمپیوٹر ہارڈ وئیر اینڈ نیٹ ورکنگ (4 ماہ)

☆ تمام کورسز کا دورانیہ 4 اور 6 ماہ ہے۔

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے۔

☆ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے احباب ہنر سیکھ کر باہر جائیں۔ (نگران دارالصناعۃ ربوہ)

وقار عمل کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''آپؐ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص راہ سے کانٹے، اینٹیں اور دوسری ایذا دینے والی چیزیں ہٹاتا ہے تو ہر کام کے بدلہ میں اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ گویا رسول کریم ﷺ نے رستوں میں گند پھینکنے کا نام لعنت اور صفائی کرنے کا نام نیکی رکھا ہے۔ اب اگر کوئی بادشاہ بھی ہو اور وہ رستوں کی صفائی کرے تو کتنی نیکیاں ہیں جو مفت میں اسے مل سکتی ہیں۔ مگر یہاں تو ابھی بہت چھوٹے پیمانے پر کام شروع کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ ہفتہ میں ایک گھنٹہ کام کیا جائے۔ اگر قادیان کے لوگ اس کام کو جاری رکھتے تو میں باہر سے آنے والوں کو ملامت کر سکتا مگر مجھے افسوس ہے کہ قادیان والوں نے بھی چند دن اس مطالبہ کے ماتحت کام کر کے چھوڑ دیا۔ میں نے دیکھا ہے جب پہلے دن میں نے کسی پکڑی اور مٹی کی ٹوکری اٹھائی تو کئی مخلصین ایسے تھے جو کانپ رہے تھے اور وہ دوڑے دوڑے آتے اور کہتے حضور تکلیف نہ کریں، ہم کام کرتے ہیں اور وہ میرے ہاتھ سے کسّی اور ٹوکری لینے کی کوشش کرتے۔ لیکن جب چند دن میں نے ان کے ساتھ مل کر کام کیا تو پھر وہ عادی ہو گئے۔ اور وہ سمجھنے لگے کہ یہ ایک مشترکہ کام ہے جو ہم بھی کر رہے ہیں اور یہ بھی کر رہے ہیں۔ تو اس طرح کام کرنے کے نتیجہ میں اخلاق کی درستی ہوتی ہے اور قوم کا معیار بلند ہوتا ہے۔ اگر ہفتہ میں ایک دفعہ مفت کے مزدور مل جائیں تو خود ہی اندازہ لگاؤ صفائی میں کس قدر ترقی ہو جائے۔ پھر اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ خلیج جو امیروں اور غریبوں کے درمیان حائل ہے اور جسے ہم پاٹنا چاہتے ہیں۔ اس خلیج کو دور کرنے میں ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ پس ایک طرف میں ملامت کرتا ہوں امور عامہ کو کہ اس نے ایسے نیک کاموں کے بجالانے میں سستی کی اور دوسری طرف یہاں کی جماعت کے دوستوں اور باہر کے احباب کو بھی اس مطالبہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 236)

(نظارت تعلیم)

مکرم قیصر محمود صاحب

اے بی ڈی ویلیئر

کرکٹ کے کئی نئے ریکارڈز کا مالک

مورخہ 18 جنوری 2015ء کو جنوبی افریقہ کے وکٹ کیپر بیٹسمین اے بی ڈی ویلیئر نے ویسٹ انڈیز کے خلاف سیریز کے دوسرے ون ڈے میچ میں کرکٹ کی نئی تاریخ رقم کردی۔انہوں نے ویسٹ انڈیز کے خلاف شاندار بلے بازی کرتے ہوئے کئی ریکارڈ اپنے قبضہ میں کئے۔

تیز ترین نصف سنچری:

سب سے پہلے ڈی ویلیئر نے صرف 16 گیندوں پر نصف سنچری بنا کر سری لنکا کے جے سوریا کا 17 بالز پر نصف سنچری کا ریکارڈ توڑا۔ جے سوریا نے 1996ء میں یہ ریکارڈ پاکستان کے خلاف سنگاپور میں بنایا تھا۔

تیز ترین سنچری:

ڈی ویلیئر نے صرف 31 بالز پر سنچری بنا کر نیوزی لینڈ کے کورے اینڈرسن کا 36 بالز پر سنچری کا ریکارڈ اپنے قبضہ میں کیا۔ نیوزی لینڈ کے آل راؤنڈر نے یہ ریکارڈ یکم جنوری 2014ء کو بنا کر شاہد آفریدی کو نئے سال کا 'تحفہ' دیا تھا۔ جس نے تیز سنچری کا ریکارڈ 4/اکتوبر 1996ء کو نیروبی میں سری لنکا کے خلاف قائم کیا تھا۔شاہد آفریدی نے اپنے دوسرے میچ اور کسی ایک روزہ میچ میں پہلی بار بیٹنگ کرتے ہوئے صرف 37 بالز پر سنچری بنائی تھی۔

سب سے زیادہ چھکے:

ڈی ویلیئر نے کسی میچ میں سب سے زیادہ چھکے لگانے کا بھی ریکارڈ برابر کیا۔ ڈی ویلیئر سے قبل انڈیا کے روہیت شرما بھی ون ڈے میچ میں 16 چھکے لگا چکے ہیں۔

کچھ متفرق ریکارڈز:

ڈی ویلیئر نے 44 گیندوں پر 149 رنز 339 کے سٹرائیک ریٹ سے بنائے جو 50 رنز سے زائد رنز بنانے والے کسی بھی بلے باز کا ریکارڈ سٹرائیک ریٹ ہے۔

ہاشم آملہ اور ڈی ویلیئر کے درمیان سو سے زائد پارٹنرشپ میں 17 رنز فی اوورز کے حساب سے سکور بنا جو ایک ورلڈ ریکارڈ ہے۔

جنوبی افریقہ کے ابتدائی تینوں بلے بازوں نے سنچریاں بنا کر ایک اور ریکارڈ اپنے نام کیا۔

ڈی ویلیئر جب بیٹنگ کے لئے آئے تو اننگ کا 39واں اوور چل رہا تھا۔اس کے باوجود وہ سنچری بنانے میں کامیاب ہوگئے ۔ وہ واحد کھلاڑی ہیں جنہوں نے دوبار 30ویں اوور کے بعد آکر ون ڈے میں سنچری بنائی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

30 جنوری 2015ء

4:25 am	عالمی خبریں
4:45 am	تلاوت قرآن کریم درس
5:20 am	یسرنا القرآن
5:40 am	حضور انور کا بیت خدیجہ کا افتتاح اور خطاب 16۔اکتوبر 2008ء
6:35 am	آداب زندگی
7:15 am	سپینش سروس
8:05 am	پشتو مذاکرہ
8:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس 10 فروری 1998ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کا دورہ بھارت 28 نومبر 2008ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
4:30 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:45 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ بھارت 28 نومبر 2008ء

31 جنوری 2015ء

12:25 am	اوپن فورم
12:55 am	ایم ٹی اے ورائٹی
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا دورہ بھارت 28 نومبر 2008ء
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
10:05 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب 26 جون 2011ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں

1:30 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب 26 جون 2011ء

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:34

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 جنوری 2015ء

6:25 am	گلشن وقف نو
10:00 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 6 فروری 2011ء
2:10 pm	سوال وجواب
4:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
6:25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اپریل 2009ء

ضرورت خادمہ

ایک مریضہ کی دیکھ بھال کیلئے ایک خاتون خادمہ کی ضرورت ہے جو کھانا پکا سکتی ہو۔
عمر 20 سے 45 سال ہو۔
رہائش اور خوراک کی سہولت اور معقول تنخواہ دی جائے گی
میاں نعیم اختر تبسم صاحب ایڈووکیٹ
2/12 دارالعلوم غربی سلام ربوہ: 0300-4237640

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس

ورکشاپ کی سہولت ۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

عباس شوز اینڈ کُھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کُھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

LEARN
Dutch Language
(ہالینڈ کی زبان)
Complete Test Praperation
Contact: Tahir Khalid
Phone:0334-6209424

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ

جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

مکان برائے فروخت

ایک عدد پختہ مکان رقبہ ایک کنال تین بیڈ رومز، باتھ، کچن، برآمدہ، ڈرائنگ روم، چاردیواری، لان 18/1 دارالعلوم غربی صادق برائے فروخت ہے۔
خواہشمند حضرات رابطہ کریں: 0332-6256844

FR-10

سیل سیل سیل

نئی و پرانی ورائٹی پر
سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
باٹا شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ